اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ وَ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ

قیمت ایک آنہ

الفضل

خطبہ نمبر ۲۶

دارالامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۲ شعبان ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

موجودہ جنگ میں ہمیں اختلافات کو بھول کر حکومتِ برطانیہ کی مدد کرنی چاہئے

اسلام، احمدیت اور ہندوستان کا مفاد انگریزوں کے ساتھ تعاون کرنے میں ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ

نہایت ہی لطیف نکتہ

بیان فرمایا ہے۔ کہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ جو چیز تم کو جلدی ملنے والی ہو۔ وہ تمہارے لئے اچھی بھی ہو۔ بلکہ بسا اوقات جو چیز بعد میں آنے والی یا دیر سے ملنے والی ہوتی ہے۔ وہ زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ اور قریب میں رکھی ہوئی۔ یا قریب میں ملنے والی چیز بُری ہوتی ہے۔ جس طرح قرآن کریم نے اس نظریہ کو پیش کرکے دُنیا کی ہمتوں کو بڑھانے۔ اور اس کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ بعض دفعہ

چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر غالب

آجایا کرتی ہیں۔ اسی طرح اُس نے اس نظریہ کو پیش کرکے انسان کی عقل اور اس کی ذہانت کو تیز کر دیا ہے۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ کوئی چیز جو قریب الحصول ہو۔ وہ زیادہ اچھی ہو۔ اور جس چیز کے متعلق

انسانی قلوب میں شکوک

اور شبہات ہوں۔ کہ معلوم نہیں۔ وہ ملتی بھی ہے۔ یا نہیں۔ اور اگر ملتی ہے۔ تو کب اور کس رنگ میں وہ بُری ہو۔

انسانی فطرت کی یہ کمزوری ہے کہ وہ قریب کی چیز کو جو مل رہی ہو۔ بہتر سمجھتی ہے۔ کیونکہ وہ خیال کرتی ہے کہ نہ معلوم کوئی اور چیز ملتی بھی ہے یا نہیں۔ پھر کیوں نہ میں اس قریب سے ملنے والی چیز سے فائدہ اٹھاؤں۔ اس لالچ اور حرص کی وجہ سے وہ تمام پہلو جن پر غور کرنا ضروری ہوتا ہے۔ انسان انہیں بھول جاتا ہے۔ کیونکہ جب کسی انسان کے دل میں لالچ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس کی عقل ماری جاتی ہے۔

بیسیوں انسانوں کو تم دیکھو گے کہ وہ اپنے دوستوں کی مجلس میں بیٹھ کر یہ ذکر کر رہے ہوں گے کہ ہم نے فلاں کام کیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کا

جماعت احمدیہ کے نام پیغام

جیسا کہ مَیں چھ سات سال ہوئے ایک شورےٰ کے موقعہ پر اپنی ایک رؤیا بیان کر چکا ہوں۔ ٹیر ٹیوریل فوج میں بھرتی جماعت کے لئے نہائت ضروری اور مفید ہے۔ اور مجھے اللہ تعالےٰ نے بتایا۔ کہ یہ کام آئندہ کے لئے جماعت کے لئے بابرکت ہوگا۔ اور یہ بھی بتایا گیا۔ کہ جماعت اس کام میں سستی سے کام لے رہی ہے۔ آج اس خواب کا نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے۔ احمدیہ کمپنی بوجہ ریکروٹوں کی کمی کے ٹوٹنے کے خطرہ میں ہے۔ احمدی جہاں ممکن ہو مستقل فوج میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرف ان کی توجہ کم ہے۔ اس قدر عرصہ پہلے خدا تعالےٰ کا ان حالات کو بتانا مومنوں کے ایمان کی زیادتی کا موجب ہونا چاہئے۔ اور انہیں اپنی پوری طاقت اس نقص کے دُور کرنے میں خرچ کرنی چاہئے۔ پس مَیں اس اعلان کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی تمام انجمنوں اور ان کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ اس کام کو ایک دینی کام سمجھ کر نوجوانوں میں اس کی رغبت پیدا کریں۔ اور ہر جگہ کی انجمن فوراً قابل نوجوانوں کی فہرست بھجوائے۔ جو اس کام کے اہل ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے اور جماعت احمدیہ کے وقار کے قیام کے لئے اس فوج میں بھرتی ہونے کے لئے تیار ہوں۔ یہ کام دس دن کے اندر ہو جانا چاہئے۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں پر فضل کرے۔ جو اس کام میں میری مدد کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار مرزا محمود احمد

جنگ یورپ کی خبروں کا خلاصہ

۴ / اکتوبر ترکی وفد لنڈن پہنچ گیا ہے جس کا استقبال اس انگریز افسر نے کیا۔ جو معرکہ گیلی پولی میں برطانوی عساکر کا کمانڈر تھا۔ برطانوی طیاروں نے گزشتہ رات پھر جرمن علاقہ پر پمفلٹ پھینکے۔ جرمن طیاروں نے ایک برطانوی جنگی جہاز پر بمباری کی۔ مگر نقصان نہیں پہنچا۔

حکومت جرمنی کی طرف سے حکومت امریکہ کو کہا گیا۔ کہ امریکن تجارتی جہاز ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن سے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے مثلاً وہ چلتے چلتے۔ راستے تبدیل کر لیتے ہیں یا اپنی روشنی بجھا دیتے ہیں ان کی ان حرکات سے ان کے غیر جانبدار نہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے ان کو ہدایت کی جائے کہ وہ ان باتوں سے اجتناب کریں اور ان ممالک کے جہازوں سے مدد نہ لیں جو جرمنی سے برسر جنگ ہیں۔ جرمن جنگی جہاز نے ایک سویڈن جہاز کو محصور کر کے نہر کیل کی طرف جانے پر مجبور کر دیا ایک اور سویڈن جہاز کو جرمن طیارے بمباری کر کے مجبور کر رہے تھے۔ کہ وہ جرمن بندرگاہ کی طرف چلے۔ کہ سویڈن بمبار طیارے پہنچ گئے جس پر جرمن طیارے بھاگ نکلے۔ سویڈن کے طیاروں نے جرمنی کی سرحد تک ان کا تعاقب کیا جرمن جنگی جہازوں نے آج سویڈن کے اور جنگی جہاز پکڑ لئے ہیں۔ ہالینڈ اور جرمنی کی سرحد پر دونوں ممالک کی پر اسرار سرگرمیاں جاری ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ جرمنی کیا اقدام کرے گا۔ جرمنی کو چونکہ خطرہ ہے کہ اگر روسی فوجیں جرمنی میں آئیں تو وہ اشتراکی پروپیگنڈا کریں گی۔ اس لئے جرمن ہائی کمانڈ نے ان کو بلانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ حکومت جرمنی نے تمام پادریوں کو حکم دیا ہے کہ فتح وارسا کے سلسلہ میں سات دن تک گھنٹے اور گھنٹیاں بجائی جائیں۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ کاؤنٹ کیانو کے حالیہ سفر برلن کے نتیجہ کے طور پر اطالیہ اور جرمنی کے درمیان زیر بحث امور پر اتفاق نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ ملاقات کے بعد سرکاری طور پر یہ اعلان نہیں کیا گیا کہ دونوں ممالک کے درمیان کامل اتفاق اور یک جہتی موجود ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے کی تمام ملاقاتوں کے بعد اس قسم کے اعلان کئے جاتے تھے پیرس کی ۴ / اکتوبر کی اطلاع ہے کہ فرانسیسی فوجوں کی پیش قدمی جاری ہے اور وہ اب اس حد تک بڑھ چکی ہیں کہ سیگفریڈ لائن پر آسانی سے حملہ کر سکیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسی ۱۵۰ میل علاقہ پر قابض ہو چکے ہیں گزشتہ شب مغربی محاذ پر شدید لڑائی ہوتی رہی فرانسیسی فوجیں اتنی آگے بڑھ چکی ہیں کہ فرانس کی سرحدی لائن جرمن توپوں کی۔

احمدی بنانے کا طریقہ روزنامہ ایک غیر احمدی کو ہماری کتاب قول سدید دلچسپ کہانی کہہ کر دید یجئے۔ کیونکہ ہر شخص اس راتوں کی نیند حرام کر دینے والے افسانے کو شوق سے پڑھتا ہے اور بعد مطالعہ احمدیت دل و دماغ میں سرایت کر جاتی ہے۔ محض تبلیغ کی خاطر تین روپے کے بجائے ایک روپیہ قیمت کر دی ہے آج ہی مینیجر اینگلو کالج ایگن روڈ دہلی سے منگوا کر کتاب کا کمال دیکھئے۔ ناپسند ہونے پر دگنی قیمت میں واپس نہ دوں تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا دیجئے۔ تھوڑی سی کتابیں باقی ہیں جلد ہی لیجئے۔

مینیجر اینگلو کالج ایگن روڈ دہلی

کشمیر کا ارزاں مال

صاحبان آپ کو معلوم ہے کہ سوپور کشمیر کے پٹو چارخانہ لوئیاں و پٹو ملیدہ خودرنگ دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ آزما کر ملاحظہ فرمائیں۔

لوئی خودرنگ دوہری درجہ اول طول ۳ گز عرض ۱۲ گرہ ۔/۱۰ لوئی خودرنگ دوہری درجہ دوم ۳ گز ۱۲ گرہ ۔/۷ لوئی سفید درجہ اول دوہری ۳ گز ۱۲ گرہ ۔/۱۲ تا ۔/۸ لوئی خودرنگ ایک ہری سرخ کناری دالی ۳ گز ½ ۱ گرہ ۔/۱۰ یا سبز کناری دالی۔

پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ اول طول ۳ گز عرض ۹ گرہ ۔/۱۰ پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ دوم ۳ گز ۹ گرہ ۔/۸ پٹو چارخانہ برائے سوٹ فرمائشی ۸ گز ۱۲ گرہ ۔/۱۷ پٹو چارخانہ برائے سوٹ درجہ اول ۸ گز ۱۲ گرہ ۔/۱۵ پٹو چارخانہ درجہ دوم ۸ گز ۱۲ گرہ ۔/۱۲ شلاجیت فی تولہ ۸ زعفران خالص فی تولہ ۔/۲ علاوہ اس کے ہر قسم کا اونی مال تیار رہتا ہے۔ آرڈر دے کر مشکور فرمائیں۔

جی۔ ایم۔ شال ایجنسی سوپور کشمیر

پھوڑے پھنسی اور جلد کی تمام خرابیوں کے لئے یہ ایک آسان اور نہایت قابل اعتبار علاج ہے۔ اس میں ایک بھی ایسا جزو نہیں جو زہریلا یا نقصان دہ ہو اس کے استعمال سے فوری فائدہ ہونے کے ساتھ ہی یہ بیماری کے اسباب کو دور کر کے مکمل صحت بخشتی ہے۔

امرت دھارا دردوں کو دور کرتی ہے تمام بیماریوں کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے زخم اور پھوڑے پھنسی وغیرہ میں فرسٹ ایڈ کا کام دیتی ہے یہ صرف مرض کو بڑھانے والے زہریلے مادے کو ہی دور نہیں کرتی۔ بلکہ سوجن اور تکلیف کو بھی رفع کر دیتی ہے۔ زخموں کو صاف کرتی اور بھرتی ہے اور جلد کی جملہ خرابیوں مثلاً زخم پھوڑے داد۔ ایگزیما۔ زہریلے جانوروں کے ڈنگ وغیرہ میں پورا پورا فائدہ پہنچاتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف ایک روپیہ چار آنہ نمونہ آٹھ آنہ

آج ہی کسی اچھی دکان سے ایک شیشی خرید کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خودبخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ معمولی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

M. urdu 106

سری نگر (کشمیر) سے لاہور اور دہلی تک

ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹ

(۱) اس وقت سری نگر سے لاہور اور دہلی تک اول - دوم - درمیانہ اور سوم درجہ کے ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹ (سکیم اے اور سکیم بی صرف) بہ اشتراک راولپنڈی موٹر سروس جسے میسرز این ڈی راکھا کشن اینڈ سنز این - ڈبلیو - ریلوے آؤٹ ایجنٹس چلا رہے ہیں - جاری کئے جاتے ہیں۔

(۲) لاہور اور دہلی سے سری نگر کو جن کرایوں پر ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں وہ کرائے برعکس جانب چارج کئے جائیں گے - اور تمام شرائط مقررہ کے تابع ہونگے کیسی سال میں ۳۰ نومبر کے نصف شب سے بعد کوئی ٹکٹ حاصل نہیں کیا جائیگا

(۳) ہر سال سری نگر سے لاہور اور دہلی تک براستہ راولپنڈی درمیانہ اور تیسرے درجہ کے ریل اور سڑک کے مشترکہ ٹکٹ صرف یکم نومبر سے ۳۰ اپریل تک جاری کئے جایا کریں گے - یہ ٹکٹ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے تاریخ اجراء سے چھ ماہ تک کارآمد ہونگے - وہ کرایہ جات اور دیگر شرائط جن کے ماتحت لاہور اور دہلی سے سری نگر کو ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں - ان ٹکٹوں پر بھی جو برعکس جانب جاری کئے جائیں گے اطلاق پائیں گے مزید تفصیلات کے لئے این ڈی راکھا کشن اینڈ سنز آؤٹ ایجنٹس راولپنڈی یا چیف کمرشل منیجر لاہور سے خط و کتابت کریں

ایک گھنٹے میں کیا کیا ہوتا ہے۔

اگر کسی سے یہ سوال کیا جائے کہ ایک گھنٹہ سے کیا مراد ہے تو پہلا خیال جو پیدا ہوگا وہ یہی کہ "کچھ نہیں یہ تو کوئی بہت زیادہ نہیں ہے" صرف ساٹھ منٹ جو آسانی گذر جاتے ہیں - اگر ہم کسی مسرت افزا شغل میں مصروف ہوں مگر بیکاری کی حالت میں یہ گذارتے نہیں گذرتے - ظاہر ہے کہ ایک گھنٹے میں کوئی اہم واقعہ ضرور پیش آ سکتا ہے مگر......

امریکن ماہرین حسابات نے نہایت احتیاط کے ساتھ ان تمام واقعات کا مطالعہ کیا ہے جو ساری دنیا میں ایک گھنٹے کے اندر پیش آ سکتے ہیں - اور جب ہم ان کی محنتوں کے نتائج کا مطالعہ کرتے ہیں تو حیرت سے ہمارے دماغ مختل ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا میں ایک گھنٹے کے اندر ۴۰۰۰ انسان گشت کرتے ہیں ۱۱۴۰۰۰ خطوط پوسٹ کارڈ اور پارسل ڈاک میں بھیجے جاتے ہیں۔ ایک گھنٹہ کے اندر ایک کروڑ اخبارات چھپتے ہیں - اور ۱۲۵۰ شادیاں رچائی جاتی ہیں ساری دنیا میں اسی ایک گھنٹے میں ۷ کروڑ پونڈ روٹی - اسی انداز میں چاول پانچ کروڑ پونڈ آلو - ۸۰ لاکھ پاؤنڈ گوشت - پچیس لاکھ انڈے استعمال کئے جاتے ہیں صرف ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۲۰۰۰ ڈالر کا گوند لوگ چباتے ہیں - ہر گھنٹے میں ۴۰۰۰ بچے ساری دنیا میں پیدا ہوتے اور ۲۶۵۰ افراد مر جاتے ہیں - مرنے والوں میں ایک خاص بڑی تعداد ان کی ہے جو سڑک کے حادثہ یا زیادہ عمر ہو جانے کی وجہ سے مر جاتے ہیں مگر باقی اور جتنے بھی ہیں وہ بیماریوں کی وجہ سے مرتے ہیں۔

اس طرح اعداد شمار ہمیں بتاتے ہیں کہ صرف برطانوی ہند میں ۱۲۰ اشخاص ہر گھنٹے میں ملیریا کی وجہ سے مرتے ہیں - اس بیماری (ملیریا) سے اور دیگر بیماریوں کی بہ نسبت زیادہ اموات ساری دنیا میں واقع ہوتی ہیں - اگرچہ دوسری بیماریاں کہیں زیادہ خطرناک ہوتی ہیں - مثلاً طاعون چیچک ہیضہ وغیرہ - ان مختلف ممالک میں جہاں یہ خطرناک بیماری ہمیشہ مسلط رہتی ہے - انکے استیصال کیلئے سخت جدوجہد جاری ہے مجلس بین الاقوام کی ملیریا کمیشن کی ہدایت ہے کہ پورے بخار کے موسم میں ۶ گرین "کونین" کا روزانہ استعمال اس بیماری سے محفوظ رکھنے کے لئے کافی ہے - ملیریا کے حملوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے ۱۵ سے ۲۰ گرین تک کونین روزانہ ۵ سے ۷ دن تک استعمال کرنا چاہئے۔

ہومیوپیتھک علاج میں قوت شفا زیادہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی وجہ ہے - کہ تمام امراض بسہولت جلد شفا پاتے ہیں - کم خرچ زود اثر مقبول عام ہے - جہاں دوسرے علاج ناکامیاب رہتے ہیں - ہومیوپیتھک علاج کامیاب ہوتا ہے - تجربہ کریں شافی خدا ہے - اس علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق خدا کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں - قلیل دوا زیادہ فائدہ - روپوں کا کام پیسوں - سالوں کا کام دنوں - اور گھنٹوں میں انہی دواؤں سے ہوتا ہے - سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجرب ہزاروں بار ہزاروں مریضوں پر تجربہ شدہ کھانے میں مزیدار بے ضرر بیماری کو جڑ سے کھونے والی چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوتے ہیں - آپ بھی استعمال کرائیں - تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے - کوئی تکلیف ہو - کیسا ہی مرض ہو - پوری کیفیت لکھ کر دوا حاصل کیجئے - امراض مخصوصہ مردان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں مستورات اور بچوں پر یہ علاج خاص اثر کرتا ہے - دیرینہ پیچیدہ و گندہ امراض کے زہر کو جلد زائل کر کے تندرست کرتا ہے - خونی و بادی بواسیر وہ کنٹھ مالا - ناسور گنٹھیا پرسوت - باد گولہ - یرقان - تلی - سیلان الرحم - مرگی - ذیابیطس - سفید داغ دنبل یا سوکھا - جریان کے لئے خاص مجرب ادویات موجود ہیں - مقویات بہت فائدہ مند ہیں - روز افزوں ترقی اس علاج کو ہے - کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے توجہ کریں۔

ڈاکٹر ایم ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام ... چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

اور ہمارا خیال تھا۔ کہ ہمیں اس میں فائدہ ہوگا۔ مگر بجائے فائدہ کے ہمیں نقصان ہوگیا۔ اور جب ان سے پوچھو کہ اس بارہ میں تم نے پہلے غور کیوں نہ کرلیا۔ تو وہ کہیں گے کہ ہم کیا کریں، ہماری تو عقل ماری گئی تھی یہ اسی نظریہ کی ترجمانی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ کہ جب انسان کے دل میں لالچ پیدا ہوتا ہے تو اس کی نظر محدود ہو جاتی ہے۔ اور نظر محدود ہو جانے کی وجہ سے وہ کھلے اور روشن دلائل جو دوسروں کو نظر آتے ہیں اُسے نظر نہیں آتے۔ لیکن جب انسان کی نظر وسیع ہوتی ہے۔ تو وُہ تمام پہلوؤں پر غور کرتا اور اپنے نفع اور نقصان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور جب وُہ دیکھتا ہے کہ قریب کی نفع مند چیز انجام کے لحاظ سے مضر ہے۔ تو وُہ اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ مجھے اپنے نفس کی خواہشات کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ مجھے لالچ اور حرص کے ماتحت قریب کی فائدہ مند چیز کو نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ اس وقت تک مجھے انتظار کرنا چاہیئے۔ جب تک مجھے حقیقی طور پر اچھی چیز نہ مل جائے؛

میں دیکھتا ہوں دنیا میں بہت سے لوگ اس قسم کے غلط اندازے کر کے

بڑی بڑی ترقیات سے محروم

ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ صحیح اندازے کر کے بہت بڑی ترقیات کو حاصل کر لیتے ہیں۔ ایک طالب علم جو کھیل کود کے مزے کو دیکھتا ہے۔ جب اس مزے کو تعلیم پر مقدم کر لیتا ہے۔ تو وُہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ ایک قریب کا نفع ہے۔ جو مجھے حاصل ہو رہا ہے۔ پھر کیوں نہ میں اس نفع کو پوری طرح لوں میرے ماں باپ مجھے کہتے ہیں۔ کہ تم پڑھ لکھ لوگے تو بڑے آرام سے زندگی بسر کر سکو گے۔ مگر مجھے تو بغیر پڑھے لکھے ہی آرام کی زندگی حاصل ہے۔ پھر میں کیوں پڑھوں اور کیوں محنت کروں۔ میرے لئے یہی آرام کافی ہے۔ جو کھیل کود کی صورت میں مجھے مل رہا ہے۔ اس کی عقل اتنی ماری ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس کی نظر اتنی تنگ ہوتی ہے۔ کہ وُہ اس آرام کو جو اسے مل رہا ہوتا ہے مقدم کر لیتا ہے۔ اور یہ بالکل محسوس نہیں کرتا۔ کہ کھیل کود کے آرام میں اور اس آرام میں جو تعلیم مکمل کر لینے کے بعد طالب علم کو حاصل ہوتا ہے کیا فرق ہے؛

انبیاء دنیا میں آتے ہیں۔ اور وُہ اپنی تعلیم پیش کر کے کہتے ہیں۔ کہ اگر اس پر عمل کرو گے تو

تمہیں جنت مل جائیگی

مگر دُوسرے لوگ جو شرابیں پیتے ہیں جوئے کھیلتے ہیں۔ بدیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ گالی گلوچ بکتے رہتے ہیں لڑائی جھگڑے . دوسرے کا سر بھی پھوڑ دیتے ہیں۔ جب اس قسم کی باتوں کو سنتے ہیں تو کہتے ہیں جنت تو ہمیں حاصل ہے۔ ہم جب اپنی مرضی کے مطابق کھاتے۔ مرضی کے مطابق پیتے اور مرضی کے مطابق تمام کام کرتے ہیں تو اس جنت کے علاوہ اور کونسی جنت ہے۔ جس کی ہمیں ضرورت ہے بلکہ حق یہ ہے کہ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ تم شراب چھوڑ دو۔ جوا ترک کر دو بدیوں سے باز آجاؤ۔ گالی گلوچ سے کام نہ لو۔ اور نہ لڑائی جھگڑے پر کسی کا سر پھوڑو۔ تو وُہ کہتے ہیں کہ ان باتوں پر عمل کرنا تو ایک دوزخ ہے ہم ان باتوں پر عمل نہیں کر سکتے۔ جس چیز کو جنت کہا جاتا ہے وہ تو ہمیں حاصل ہے۔ ہم اپنی مرضی کے مطابق تمام کام کرتے ہیں۔ اور کسی کی حکومت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ کتنی بڑی جنت ہے جو ہمیں حاصل ہے گویا ان کے خیال میں اگر کوئی گالی دے تو اس کے جواب میں اگر اس کا سر نہ پھوڑ دیا جائے تو یہ ایک بے کیف زندگی ہوگی۔ اسی طرح ان کے خیال میں اگر انہیں ناجائز رنگ میں اپنا مال اور اپنے اوقات استعمال کرنے سے روکا جائے تو یہ ان کے لئے بہت بڑا جہنم اور عذاب ہوگا۔ لیکن اگر وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کرتے رہیں۔ تو ان کی زندگی جنت کی زندگی ہوگی۔ یہ تفاوت بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ کہ وُہ اس آرام کو دیکھ کر جو انہیں ایک قریب عرصہ میں اور تھوڑے عرصہ کے لئے حاصل ہوتا ہے دھوکا کھا جاتے۔ اور اپنی نظر کو محدود کر کے اس حقیقی جنت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جو انبیاء کی اطاعت میں انسانوں کو حاصل ہوتا ہے؛

تو جو چیز قریب ہوتی ہے وُہ بعید کی چیزوں کو نظروں سے اوجھل کر دیتی ہے۔ اور قریب والی چیز خواہ کتنی چھوٹی ہو بڑی دکھائی دیتی ہے۔ اور دُور کی چیز خواہ کتنی بڑی ہو چھوٹی نظر آتی ہے۔ جیسے پہاڑ سینکڑوں میل لمبے چلے جاتے ہیں۔ اور اونچے بھی وُہ کئی کئی ہزار فٹ ہوتے ہیں مگر دُور سے دیکھنے والوں کو وُہ ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی چھوٹا سا ٹیلہ ہوتا ہے لیکن ایک پنسل جو آنکھ کے سامنے ہوتی ہے۔ وُہ خواہ کتنی ہی چھوٹی چیز ہے انسان کو بڑی دکھائی دیتی ہے۔ شیشے کا ایک گولہ جس کا قطر ایک انچ یا ڈیڑھ انچ ہو۔ وُہ بعض دفعہ اس پہاڑ سے بڑا دکھائی دیتا ہے۔ جو سینکڑوں میل لمبا ہوتا ہے۔ کیونکہ پہاڑ دُور ہوتا ہے۔ اور شیشہ نے آنکھ کا احاطہ کیا ہوا ہوتا ہے میں دیکھتا ہوں کہ اسوقت

ہندوستان کے نوجوانوں کے دماغوں کی کیفیت

اسی قسم کی ہو رہی ہے۔ اور بالعموم ان کے دل میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اگر موجودہ جنگ میں انگریزوں کو ضعف پہونچ جائے یا یہ ہار جائیں۔ اور شکست کھا جائیں تو یہ اچھی بات ہوگی۔ خواہ اس کے ساتھ ہمیں بھی نقصان پہونچ جائے کیونکہ انہوں نے ہماری آزادی چھینی تھی۔ اور ایک غیر ملک سے آکر ہم پر حکومت کی۔ اب موقعہ ہے کہ انہیں ان کے کئے کی سزا ملے اور جنگ میں ان کو ضعف پہونچے ایسا احساس دشمنوں یا غیر قوموں کے خلاف

بعض دفعہ جائز اور بعض دفعہ ناجائز

ہوتا ہے۔ یہ جائز ہوتا ہے اس وقت جب دشمن کی تباہی یا جس سے کہا کی مخالفت ہو اس کو ضعف پہونچنا کسی اچھے انجام کا موجب ہو۔ اس صورت میں وُہ بے شک مارا جائے اس کی پروا نہیں کی جاتی۔ مثلاً ایک شخص خدا کے رسول پر حملہ کر رہا ہے۔ یا ایسے وجود پر حملہ کر رہا ہے جو نہایت ہی قیمتی ہے۔ تو ایسے وقت میں اگر ہم اس کے سامنے کھڑے ہو جاتے۔ اور اسے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو اس جنگ کے نتیجہ میں اگر اسے مارتے ہوئے ہم خود بھی مر جائیں۔ تو یہ

ایک مستحسن فعل

ہوگا۔ کیونکہ گو دشمن کو نقصان پہنچاتے ہوئے ہم خود بھی مر جائیں گے مگر ایک قیمتی وجود بچ جائے گا۔ لڑائیوں میں ہمیشہ ایسا ہوتا ہے۔ سپاہی آفیسرز کو بچانے کے لئے مارے جاتے ہیں۔ اور آفیسرز اپنے سے بالا حکام کی حفاظت کے لئے جان دے دیتے ہیں۔ اس کی ایک نہایت ہی عمدہ مثال اسلام کے ابتدائی زمانہ میں نظر آتی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد

جنگِ صفین

کے موقعہ پر جب ایک طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لشکر تھا۔ اور دوسری طرف حضرت عائشہ رضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ کا لشکر اور قریب تھا۔ کہ وُہ آپس میں لڑ پڑتے کہ بعض صحابہ رضؓ نے درمیان میں پڑ کر بیچ بچاؤ کرا دیا۔ جب یہ خبر ان لوگوں کو پہونچی۔ جو اس فتنہ کے بانی تھے۔ اور جن میں سے بعض حضرت علی رضؓ کے لشکر میں شامل تھے۔ اور بعض حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت طلحہ رضؓ و زبیر رضؓ کے لشکر میں۔ تو انہیں سخت گھبراہٹ ہوئی اور انہوں نے اکٹھے ہو کر مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ مسلمانوں میں صلح ہو جانی ہمارے لئے سخت مضر ہو گی۔ کیونکہ ہم حضرت عثمان رضؓ کے قتل کی سزا سے اسی وقت تک بچ سکتے ہیں۔ جب تک مسلمان آپس میں لڑتے رہیں۔ اگر صلح ہو گئی۔ تو ہماری خیر نہیں۔ پس جس طرح بھی ہو سکے صلح نہیں ہونے دینی چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے صلح کو روکنے کے لئے یہ تدبیر کی۔ کہ ان میں سے جو حضرت علی رضؓ کے ساتھ تھے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت طلحہ رضؓ و زبیر رضؓ کے لشکر پر اور جو اُن کے لشکر میں تھے۔ انہوں نے حضرت علی رضؓ کے لشکر پر شبخون مار دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک شور پڑ گیا۔ اور ہر فریق نے خیال کیا۔ کہ دوسرے فریق نے اس سے دھوکا کیا۔ اور غداری کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ دونوں طرف کا اسلامی لشکر جمع ہو گیا۔ اور ان میں لڑائی شروع ہو گئی۔ یہ دیکھ کر حضرت علی رضؓ نے کہا۔ کہ کوئی شخص حضرت عائشہ رضؓ کو اطلاع دے۔ شاید ان کے ذریعہ

اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دُور کر دے

چنانچہ حضرت عائشہ رضؓ اونٹ پر سوار ہو کر آئیں۔ مگر جب ان کا اُونٹ آگے کیا گیا۔ تو نتیجہ اور بھی خطرناک نکلا۔ یعنی مفسدوں نے یہ دیکھ کر کہ ہماری تدبیر پھر رائگاں ہونے لگی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ یہ دیکھ کر اسلامی لشکر سخت جوش میں آگیا۔ اور صحابہ رضؓ اور بڑے بڑے بہادر اس اونٹ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اس وقت ان لوگوں میں ایک شخص مالک نامی بھی تھا جس کی بعض مورّخ گو بڑی تعریفیں کرتے ہیں۔ مگر مجھے تو اس شخص سے ہمیشہ نفرت محسوس ہوتی ہے۔ یہی شخص تھا جس نے اپنے ساتھیوں سمیت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر حملہ کیا۔ اور صحابہ رضؓ ایک ایک کر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حفاظت کے لئے آگے آئے۔ اور شہید ہوتے چلے گئے۔ میں یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا۔ مگر جہاں تک مجھے یاد ہے۔ بعض تاریخوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر ستّر صحابہ شہید ہُوئے آخر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت زبیر رضؓ کے چھوٹے لڑکے آگے آئے۔ اور انہوں نے ان مفسدوں سے لڑائی شروع کر دی۔ اتفاقاً وُہ لڑتے لڑتے مالک کے قریب پہونچ گئے۔ اور فوراً اس سے چمٹ گئے۔ مالک چونکہ اپنے دستہ کا افسر تھا۔ اس لئے انہوں نے سمجھا۔ کہ اگر میں نے اسے مار لیا۔ تو بڑی کامیابی ہو گی۔ کیونکہ باقی دستہ بھاگ جائے گا۔ اور ہم حضرت عایشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو حفاظت کے ساتھ کسی دوسری جگہ پہونچا سکیں گے۔ چنانچہ جونہی وُہ مالک کے قریب پہونچے۔ انہوں نے اُسے پکڑ لیا۔ اور اس سے کشتی لڑنی شروع کر دی۔ اور آخر لڑتے لڑتے یہ دونوں زمین پر گر گئے۔ مگر ایسی صورت میں گرے۔ کہ حضرت زبیر رضؓ کے لڑکے تو نیچے آ گئے۔ اور مالک اوپر۔ یہ دیکھ کر تمام سپاہی اردگرد تلواریں کھینچ کر کھڑے ہو گئے۔ اور اس بات کا انتظار کرنے لگے کہ اگر موقعہ ملے۔ تو مالک کو قتل کر دیا جائے۔ مگر وُہ مالک کو اس وقت مار نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ وُہ ڈرتے تھے۔ کہ اگر ہم نے مالک پر تلوار چلائی۔ تو ساتھ ہی حضرت زبیر رضؓ کے لڑکے بھی شہید ہو جائیں گے۔ اس وقت ان کو بھی اس بات کا احساس ہُوا۔ کہ یہ لوگ مالک کو اس لئے نہیں مارتے۔ کہ اگر اسے مارا۔ تو ساتھ ہی مجھ پر بھی حملہ ہونے کا خطرہ ہے۔ اور میں بھی اس کے ساتھ ہی مارا جاؤں گا۔ لیکن ساتھ ہی انہیں خیال آیا۔ کہ اگر مالک بچ گیا تو یہ پھر اپنے ساتھیوں سمیت حضرت عائشہ رضؓ پر حملہ کر دے گا۔ پس انہوں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ اگر مَیں مرتا ہوں۔ تو بے شک مر جاؤں۔ اس وقت مالک کا زندہ رہنا مناسب نہیں۔ چنانچہ جب انہوں نے اپنے ساتھیوں کو اردگرد خاموش کھڑے دیکھا۔ تو انہوں نے ان کو مخاطب ہو کر کہا:۔

اقتلونی و مالکا
اقتلوا مالکا معی

کہ ارے تم انتظار کس بات کا کر رہے ہو۔ تم مجھے بھی مار ڈالو۔ اور مالک کو بھی۔ تم کیا سوچتے ہو۔ تم مالک کو بھی قتل کرو۔ اور ساتھ ہی مجھے بھی۔

یہ سبق تھا۔ جو انہوں نے اپنے ساتھیوں کو دیا۔ کہ تم بجائے یہ دیکھنے کے کہ میں زندہ رہتا ہوں۔ یا نہیں۔ یہ دیکھو۔ کہ اس شخص کے زندہ رہنے سے اسلام کو کتنا ضرر پہونچ سکتا ہے پس تم اس بات کا انتظار نہ کرو۔ کہ میں بچتا ہوں۔ یا نہیں۔ بلکہ تم مجھے بھی مار ڈالو۔ اور مالک کو بھی۔ تا کہ اس

فتنہ کا سدباب

ہو۔ اور یہ پھر اسلام کو نقصان پہونچانے کے لئے اپنا سر نہ اُٹھا سکے:۔

غرض کبھی ایسا موقعہ آتا ہے کہ اپنے نقصان کا خیال نہیں کیا جاتا۔ بلکہ صرف یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جس شخص یا قوم سے اختلاف ہے۔ وُہ کسی طرح تباہ ہو جائے۔ ایسی حالت میں اگر ہم اپنے دُشمن کو تباہ کرنے کی خاطر اپنے آپ کو بھی تباہ کر دیں۔ تا جس چیز کی ہم حفاظت کرنا چاہتے ہیں وُہ بچ جائے۔ تو یہ بالکل درست اور مطابق عقل ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ صورتِ حالات نہ ہو۔ تو پھر ایسے حالات پر خوش ہونا کہ ہمیں جس سے اختلاف ہے۔ وُہ تباہ ہو جائے۔ خواہ ساتھ ہم بھی تباہ ہو جائیں عقلمندی اور دُور اندیشی سے بالکل بعید ہوتا ہے:۔

موجُودہ جنگ

کو ہی لے لو۔ اگر اس وقت انگریزی حکومت کی تباہی کے نتیجہ میں ہندوستانیوں کی کوئی ایسی قیمتی چیز بچ جاتی۔ جس کے بچ جانے کو لوگوں کی بربادی۔ یا حکومت کی بربادی سے زیادہ قیمتی سمجھا جا سکتا۔ تو بے شک عقلمند لوگ یہی کہتے۔ کہ ہندوستانی بے شک تباہ ہو جائیں اگر ساتھ انگریز بھی تباہ ہوں۔ تو یہ قربانی مہنگی نہیں۔ مگر واقعات پر اگر غور کیا جائے۔ تو ایسی کوئی

قیمتی چیز

ہمیں نظر نہیں آتی۔ جو انگریزوں اور ہندوستانیوں کے تباہ ہو جانے سے دُنیا کے لئے محفوظ کی جا سکتی ہو۔ بلکہ ہمیں اگر نظر آتا ہے۔ تو یہ۔ کہ انگریزی قوم اگر تباہ ہو۔ تو ہندوستان اس کے ساتھ ہی تباہ ہوتا ہے۔ اور تباہ بھی کسی بڑی چیز کو بچانے کے لئے نہیں۔ بلکہ ایک بڑی چیز کو کھو کر تباہ ہوتا ہے:۔

میں نے جیسا کہ ایک پچھلے خطبۂ جمعہ میں بتایا تھا۔

انگریزی قوم کا میلان

اس وقت ہندوستانیوں کے متعلق اس قسم کا ہے۔ کہ وہ آئندہ انہیں زیادہ سے زیادہ آزادی دیں گے۔ اور یہ بالکل ناممکن ہے کہ انگریز اب ہندوستان کو پیچھے کی طرف لے جائیں۔ اب ہندوستانی آگے کی طرف ہی بڑھیں گے۔ اور یقیناً اس

جنگ کے بعد

جو ہندوستان کو آزادی حاصل ہو گی۔ وہ اس سے بہت زیادہ ہو گی جو اب ہندوستانیوں کو حاصل ہے۔ لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر اس جنگ میں انگریز ہار جائیں

اور ان کی جگہ کوئی اور قوم آجائے۔ تو اس وقت ہندوستان کی وہی حالت ہوجائے گی۔ جو غدر کے وقت تھی۔ بلکہ اس سے بھی بدتر حالت ہونے کا امکان ہے۔ اور میں یہ بھی بتا چکا ہوں۔ کہ انگریزی قوم اپنے ماتحتوں پر بالطبع اتنی سختی نہیں کرتی۔ جتنی سختی دوسری قومیں کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ایمپائر میں بہت بڑی وسعت ہوئی۔ کیونکہ کوئی بڑی شہنشاہیت دنیا میں قائم نہیں ہوسکتی۔ جب تک وہ اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک نہیں کرتی۔ اور برطانوی ایمپائر کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ یہ اپنے ماتحتوں سے سلوک کرنے میں ایک حد تک نرمی کرتی ہے۔ انگریزوں کی ایمپائر بہت بڑی ایمپائر ہے۔ اور یہ اسی جذبہ کی وجہ سے اپنی ایمپائر بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ دوسری قومیں جو اپنی ایمپائر بنانے میں کامیاب نہیں ہوئیں۔ وہ اسی لئے نہیں ہوئیں کہ وہ سختی کرتی ہیں۔ اور یہ نرمی کرتے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ انگریز روحانی آدمی ہیں۔ انہوں نے محض اپنے سیاسی فوائد کے لئے یہ رنگ اختیار کیا ہوا ہے۔ مگر بہرحال یہ رنگ ہمارے لئے مفید ہے ورنہ غلطیاں ان سے بھی ہوتی ہیں۔ اور ظلم برطانوی حکومت کے ذمہ دار حکام بھی کیا کرتے ہیں۔ جیسے میں نے بتایا تھا کہ خود

ہماری جماعت بعض حکام کے مظالم کا تختہ مشق رہی ہے

گو اس کے اصل محرک ہندوستانی افسر تھے۔ مگر بہرحال انگریز افسروں نے ان کے ساتھ تعاون کیا۔ ان کی پیٹھ ٹھونکی اور ان مظالم میں ان کی تائید کا پہلو اختیار کیا۔ پس یہ نہیں کہ میں انہیں مذہبی آدمی سمجھتا ہوں۔ یا کامل دیانتدار اور ہر قسم کے ظلم سے مبرا یقین کرتا ہوں۔ بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ ان کی پالیسی

اور حکومتوں کی پالیسی سے بدرجہا بہتر ہے

ان کی پالیسی یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگوں پر اتنی سختی نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ وہ مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ ترقی کر رہے ہیں۔ انگریز پہلے حکمران نہیں جنہوں نے دنیا پر حکومت کی ہو۔ بلکہ انگریزوں سے ایک لمبا عرصہ پہلے سپین نے اپنی حکومت کی توسیع شروع کی چنانچہ جاپان کے پاس تک کا علاقہ یعنی فلپائن سپین کے ماتحت تھا۔ امریکہ کا اکثر حصہ سپین کے ماتحت تھا افریقہ کا کافی حصہ سپین کے ماتحت تھا۔ اور یورپ کی تمام طاقتیں اس سے اسی طرح ڈرتی تھیں۔ جس طرح آج حکومت انگریزی سے اور حکومتیں ڈرتی ہیں۔ اس کے بعد پورچوگیز اٹھے۔ اور انہوں نے ہندوستان اور دوسرے ممالک میں ترقی کی۔ پھر ہالینڈ والے نکلے۔ اور انہوں نے ترقی کی۔ پھر انگلستان اور فرانس والے نکلے اور انہوں نے دنیا میں ترقی کی۔ مگر باقی جس قدر قومیں تھیں وہ آئیں اور مٹ گئیں۔ کیونکہ ان میں ایمپائر بنانے کی قابلیت موجود نہ تھی۔ وہ صرف یہ چاہتے تھے۔ کہ انہیں دوسروں پر غلبہ حاصل ہوجائے۔ یہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ لوگوں کو فائدہ بھی پہونچائیں۔ گویا ان کی مثال بالکل اس عورت کی سی تھی۔ جس کے متعلق کہانیوں میں لکھا ہے۔ کہ اس کے پاس ایک مرغی تھی۔ جو روزانہ ایک سونے کا انڈا دیتی۔ اس نے خیال کیا۔ کہ بجائے اس کے کہ روزانہ ایک ایک انڈا حاصل ہو۔ کیوں نہ میں مرغی کو ذبح کرکے تمام انڈے اس کے اندر سے نکال لوں۔ چنانچہ اس نے سونے کے انڈے نکالنے کے لئے اسے ذبح کردیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرغی بھی مر گئی۔ اور اسے انڈے بھی نہ مل سکے۔ وہ بھی جھٹ پٹ سارے انڈے نکالنے کی کوشش کرتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ مرغی مر جاتی اور ان کی حرص بھی پوری نہ ہوتی۔ مگر انگریز ذہین تھے انہوں نے کہا کہ لوگوں کو اتنا نہیں چوسنا چاہیئے۔ کہ ان میں

خون کا ایک قطرہ

بھی باقی نہ رہے۔ بلکہ انہیں بھی کھلانا چاہیئے۔ اور خود بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے جیسے بھینس کا ہوشیار مالک بھینس کو عمدہ چارہ کھلاتا۔ اچھا پانی پلاتا۔ اور اس کی خوب خبرگیری کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اسے کھلاؤں گا اور یہ مجھے دودھ گھی دے گی۔ پس ہوشیار مالک اسے خوب کھلاتا پلاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اگر میں نے اسے کچھ نہ کھلایا۔ تو یہ دودھ گھی بھی نہیں دے گی۔ اسی طرح اگر تم چاہو تو بے شک یہ کہہ لو۔ کہ انگریز ہندوستانیوں کو خودغرضی کے طور پر بعض فوائد پہونچاتے ہیں۔ مگر میں کہوں گا۔ کہ یہ ویسی ہی خودغرضی ہے جیسے اچھا مالک بھینس کو

محض اپنے فائدہ کے لئے

کھلاتا پلاتا ہے۔ بے شک اس میں مالک کی بھی خودغرضی ہوتی ہے۔ مگر بہرحال وہ اس مالک سے بہتر ہوتا ہے۔ جو بھینس کو بھوکا رکھ رکھ کر مار ڈالتا ہے۔ وہ بے شک اسے کھلاتا ہے اپنے دودھ کے لئے۔ وہ بیشک اسے پلاتا ہے اپنے گھی کے لئے۔ مگر بہرحال بھینس کو فائدہ پہونچ جاتا ہے۔ کہیں اسے نہلایا دھلایا جاتا ہے کہیں اس کی مالش کرائی جاتی ہے۔ کہیں اسے عمدہ سے عمدہ چارہ کھلایا جاتا ہے۔ وقت پر پانی پلایا جاتا ہے اور جانور اپنے مالک سے اس سے زیادہ کی امید بھی نہیں رکھتا۔ وہ جانور کی امیدیں پوری کردیتا ہے۔ اور جانور اسے دودھ گھی دے دیتا ہے

پس

انگریزوں کی مثال

اس اچھے زمیندار کی سی ہے۔ جو اپنی بھینس گھوڑے یا گائے وغیرہ کی خدمت بھی کرتا ہے۔ اور اس سے کام بھی لیتا ہے۔ مگر دوسری حکومتوں کی مثال ایک بوچڑ کی سی ہے جو چھری پھیرتا اور گائے یا بھینس کو ذبح کردیتا ہے۔ وہ گوشت تو خود کھا لیتا ہے۔ اور ہڈیاں وغیرہ اٹھا کر باہر پھینک دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کون اس کی نگرانی کرے۔ کون اسے کھلائے پلائے کون اس کی مالش کا بندوبست کرے کون اسے نہلائے دھلائے۔ پس وہ چھری اٹھاتا۔ اور اسے ذبح کرکے رکھ دیتا ہے۔

غرض

انگریزی قوم بالطبع شریف واقع ہوئی ہے۔

اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر شخص جو انصاف پسند ہو۔ اور بغض اور کینہ کا شکار نہ ہو۔ وہ اگر سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرے تو اسے تسلیم کرنا پڑیگا کہ انگریز دوسروں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ ایسی صورت میں اس بات پر خوش ہونا اور یہ امیدیں لگائے بیٹھنا کہ اب انگریزوں کو ان کے کئے کی سزا ملنے لگی ہے۔ میرے نزدیک نہایت بے وقوفی کی بات ہے۔ اگر یہ معمولی جنگ ہوتی۔ اور اس میں انگریزوں کو خفیف سی زک پہونچنے کا اندیشہ ہوتا۔ جیسے

ایبے سینیا کے معاملہ میں

انگریزوں کو زک ہوئی۔ یا زیکوسلوویکیا کے معاملہ میں انہیں زک پہونچی۔ اور انگریزی حکومت میں انتشار پیدا ہونے کا خطرہ نہ ہوتا جیسے ایبے سینیا یا زیکوسلوویکیا کے معاملہ میں جب انگریزوں کو زک ہوئی۔ تو ہندوستان۔ انگلستان۔ افریقہ آسٹریا اور کینیڈا وغیرہ کا انتظام اسی طرح سنبھال رہا۔ اور اسے کوئی ضعف نہ پہونچا۔ صرف لوگوں نے یہ محسوس کیا۔ کہ انگریزوں کی کچھ ہیٹی ہوئی ہے۔ تو ایک حد تک کہا جاسکتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ انگریزوں کو یہ سزا ملی ہے۔ لیکن اگر لوگ بھی خطرہ میں ہوں۔ اور تمام برطانوی ایمپائر بھی خطرہ میں گھری ہوئی ہو۔ جیسا کہ اس جنگ میں اس وقت تک کے آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ تو اس وقت میرے نزدیک اس قسم کی احمقانہ باتوں کی بجائے ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ عقل سے کام لے۔ اور بے عقلی یا غصہ سے

پرائے شگون میں اپنا ناک کٹوانے کا مصداق

نہ بن جائے۔ میرے نزدیک آج ہمیں اپنے تمام اختلافات کو بھول جانا چاہیئے۔ اور انگریزوں سے پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ تاکہ جنگ کی بلا ٹل جائے اور ہندوستان کے لوگ بھی۔ اور برطانوی ایمپائر بھی اس عظیم الشان مصیبت سے بچ جائے۔ جو کچھ پہلی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی یہی ہے۔ کہ انگریزوں کا دور نسبتاً مفید بابرکت اور اچھا ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ تحریر فرمایا۔ اس سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء سے ایسی دُعائیں کبھی نہیں کرواتا جو اُس کے دین اور سلسلہ کے لئے مضر ہوں۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی ایسی دُعائیں ہمیشہ خدا تعالےٰ کے تصرف کے ماتحت ہوتی ہیں عام آدمی نادانی سے یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ جیسے ہم دُعا کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح نبی نے بھی دُعا مانگی ہوگی۔ حالانکہ عام آدمیوں کی دُعا اور نبیوں کی دُعا میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

نبیوں کی اکثر اہم دُعائیں

ایسی ہی ہوتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے کرائی جاتی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ ایسی دُعائیں بھی خدا تعالےٰ کروا دیتا ہے۔ جن کو بعد میں اس نے رد کر دینا ہوتا ہے۔ اور اس میں بھی کئی حکمتیں ہوتی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس ذریعہ سے اپنے بندوں کو بعض نئے علوم عطا فرماتا ہے۔

حدیثوں میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے کہتا ہے کہ تم مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں دوں گا۔ پس خالی

دُعا کا سوال

نہیں۔ بلکہ اس دُعا کا سوال ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ خود کہتا ہے کہ مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں دُوں گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی شفاعت کے متعلق ذکر کرتے ہُوئے حدیثوں میں بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن مجھ سے کہے گا۔ تُو مانگ۔ میں تجھے دُونگا اس پر میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔

تو انبیاء کی۔ اور انبیاء کے رنگ میں رنگین لوگوں کی دُعائیں خاص حکمتوں کے ماتحت ہوتی ہیں۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ بجا۔ اور موزوں ہے کہ وہ دُعائیں

اللہ تعالےٰ کی قضاء و قدر

کے ماتحت ہوتی ہیں۔ اور خدا خود ان کی زبان سے اس قسم کی دُعائیں نکلواتا ہے۔ تاکہ ان کو قبول کرے۔ نادان انسان اپنی دُعاؤں پر قیاس کر کے کہتا ہے۔ کہ میں نے بھی خدا سے دُعا مانگی تھی۔ مگر وہ خدا نے قبول نہ کی شائد اسی قسم کی کوئی دُعا اللہ تعالےٰ کے نبی نے بھی مانگی ہے۔ جس کی قبولیت ضروری نہیں۔ اور وہ یہ نہیں جانتا۔ کہ انبیاء میں اور عام لوگوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ پس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکومتِ برطانیہ کی کامیابی کے لئے دُعا مانگنا

بھی اسی بات کی علامت ہے۔ موجودہ جنگ کے متعلق اس وقت تک جو خبریں آ رہی ہیں۔ ان کو سُنکر بعض ناواقف لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی زیادہ اہم بات نہیں حالانکہ ہوشیار آدمی الفاظ کے پیچھے سے خود بخود نتیجہ نکال لیتا ہے۔

اس وقت جو لڑائی ہو رہی ہے اس کے پیچھے کئی حکومتیں ایسی ہیں۔ جنہیں پتہ ہے۔ کہ وہ کس طرف جائیں گی مگر ابھی وہ اس امر کا اظہار نہیں کرتیں وہ کوشش کر رہی ہیں کہ ابھی ان کے ارادے ظاہر نہ ہوں۔ لیکن جس وقت ان کے دلی خیالات کو چھپانے کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں گی۔ اس وقت وہ ظاہر ہو جائیں گی۔ اور اس سے بھی زیادہ خطرناک حالات پیدا ہو جائینگے۔ جتنے اس وقت پیدا ہیں۔ اور جو قومیں اس وقت جنگ سے علٰحدہ ہیں۔ اور اپنے آپ کو غیر جانبدار کہہ رہی ہیں وہ بھی آہستہ آہستہ اس لپیٹ میں آ جائیں گی۔ جیسے بگولہ جب اُٹھتا ہے تو وہ اردگرد کے روڑے۔ پتھر۔ اور تنکے بھی کھینچ کھینچ کر اپنے اندر شامل کر لیتا ہے۔ اسی طرح جب یہ جنگ ہیبت ناک صورت میں شروع ہُوئی۔ تو بگولے کی طرح اس میں چیزیں پڑنی شروع ہو جائیں گی۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ کہ

ہندوستان کے مُلک میں بھی اس لڑائی کا اثر

آ جائے۔ اللہ تعالےٰ کی یہ بھی ایک سنت ہے۔ کہ وہ بعض دفعہ ایک رؤیا دکھلاتا ہے اور پھر اُسے بھلا دیتا ہے۔ مگر سالہا سال کے بعد جب ان کا ظہور شروع ہوتا ہے تو پھر وہ انہیں یاد دلا دیتا ہے اور اس طرح انسان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ کہ کس طرح سالہا سال پہلے خدا تعالےٰ ان واقعات کی خبر دے چکا تھا میں نے بھی بعض خوابیں ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء میں دیکھیں۔ جن میں سے بعض مجھے بھول گئیں۔ اور بعض کے متعلق میں سمجھتا تھا۔ کہ ان کی کوئی باریک تعبیر ہے۔ مگر پچھلے سال سے دُنیا میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ان سے مجھے معلوم ہو رہا ہے۔ کہ ان میں سے بعض رؤیا ظاہر پر مبنی تھیں۔ اور میں صرف ان کو اس لئے باریک اشارے سمجھتا تھا۔ کہ اس وقت تک حالات ظاہر نہ ہُوئے تھے۔ اسی زمانہ

کی رؤیاء میں سے آج مجھے ایک رؤیا یاد آئی ہے۔ جو ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء میں میں نے دیکھی۔ اور مجھے حیرت آتی ہے کہ وہ رؤیا کتنی واضح ہے۔ جس کے پُورا ہونے کے اب سامان ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ خواب ہے تو سخت خطرناک۔ اور اس سے ظاہر یہی ہوتا ہے۔ کہ

دُنیا میں بہت بڑی تباہی آنے والی ہے۔

مگر امید کی جھلک بھی دکھائی گئی ہے۔ پس چونکہ اس کا تعلق بظاہر موجودہ جنگ کے ساتھ ہے۔ اس لئے میں اُسے بیان کر دیتا ہُوں۔

میں نے دیکھا۔ کہ ایک بہت بڑا میدان ہے۔ جس میں مَیں کھڑا ہُوں۔ اتنے میں مَیں کیا دیکھتا ہُوں۔ کہ ایک عظیم الشان بلا جو ایک بہت بڑے اژدہا کی شکل میں ہے۔ دُور سے چلی آ رہی ہے۔ وہ اژدہا دس بیس گز لمبا ہے۔ اور ایسا موٹا ہے۔ جیسے کوئی بہت بڑا درخت ہو۔ وہ اژدہا بڑھتا چلا آتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا وہ دُنیا کے ایک کنارے سے چلا ہے۔ اور درمیان میں جس قدر چیزیں تھیں۔ ان سب کو کھاتا چلا آ رہا ہے یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے وہ اژدہا اس جگہ پر پہونچ گیا۔ جہاں ہم ہیں۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ باقی لوگوں کو کھاتے کھاتے وہ ایک احمدی کے پیچھے بھی دوڑا۔ اُس احمدی کا نام مجھے معلوم ہے۔ مگر میں بتاتا نہیں وہ احمدی آگے آگے ہے۔ اور اژدہا پیچھے پیچھے۔ میں نے جب دیکھا۔ کہ اژدہا ایک احمدی کو کھانے کے لئے دوڑ پڑا ہے۔ تو میں بھی ہاتھ میں سونٹا لے کر اس کے پیچھے بھاگا۔ لیکن خواب میں مَیں محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں اتنی تیزی سے دوڑ نہیں سکتا۔ جتنی تیزی سے سانپ دوڑتا ہے۔ چنانچہ وہ اتنی تیزی سے دوڑتا ہے کہ میں اگر ایک قدم چلتا ہوں۔ تو سانپ دس قدم کے فاصلے پر پہونچ جاتا ہے لیکن بہرحال میں دوڑتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا وہ احمدی ایک درخت کے قریب پہونچا۔ اور تیزی سے اس درخت پر چڑھ گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے خیال کیا کہ اگر میں درخت پر چڑھ گیا۔ تو میں اس اژدھا کے حملہ سے بچ جاؤں گا۔ مگر ابھی وہ اس درخت کے نصف میں ہی تھا کہ اژدھا اس کے پاس پہونچ گیا۔ اور سر اٹھا کر اسے نگل گیا۔ اس کے بعد وہ پھر واپس لوٹا اور اس غصہ میں کہ میں اس احمدی کو بچانے کے لئے کیوں اس کے پیچھے دوڑا تھا۔ اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ مگر جب وہ مجھ پر حملہ کرتا ہے۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے قریب ہی ایک چارپائی پڑی ہوئی ہے۔ مگر وہ بنی ہوئی نہیں صرف باہیاں وغیرہ ہیں۔ درمیان میں سوت سے اسے بُنا نہیں گیا۔ پس جس وقت اژدھا میرے پاس پہونچا۔ میں کود کر اس چارپائی پر کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے ایک پیر ایک سرے پر اور دوسرا پیر دوسرے سرے پر رکھ لیا۔ جب اژدھا چارپائی کے قریب پہونچا تو لوگ مجھے کہنے لگے۔ کہ آپ اس اژدھا کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرما چکے ہیں کہ

لایدان لاحد بقتالھما

اس وقت مجھے محسوس ہوتا ہے۔ کہ یہ سانپ کا حملہ دراصل یاجوج اور ماجوج کا حملہ ہے۔ اور یہ حدیث ان کے بارہ میں ہے۔ اور میں اس وقت یہ بھی خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ دجال بھی ہے۔ پس وہ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ اس کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں۔ جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ فرما چکے ہیں۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ اتنے میں وہ اژدھا میری چارپائی کے قریب پہونچ گیا۔

اور

میں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے

اور اللہ تعالےٰ سے دعا مانگنی شروع کر دی۔ اسی دوران میں میں ان احمدیوں سے جنہوں نے مجھے مقابلہ کرنے سے منع کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرما چکے ہیں۔ کہ یاجوج اور ماجوج کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکیگی تو آپ ان کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں۔ کہتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ لایدان لاحد بقتالھما کہ کسی کے پاس کوئی ایسا ہاتھ نہیں ہوگا۔ جس سے وہ ان دونوں کا مقابلہ کر سکے۔ مگر میں نے تو اپنے دونوں ہاتھ ان کی طرف نہیں اٹھائے بلکہ میں اپنے ہاتھ خدا کی طرف اٹھا رہا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف ہاتھ اٹھا کر فتح پانے کے امکان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رد نہیں فرمایا۔ غرض میں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اور میں نے دیکھا کہ دعا کرنے کے نتیجہ میں اس اژدھا کے جوش میں کمی آنی شروع ہو گئی اور آہستہ آہستہ اس کی تیزی کم ہو گئی چنانچہ وہ پہلے تو میری چارپائی کے نیچے گھُسا۔ پھر اس کے جوش میں کمی آنی شروع ہوئی۔ پھر وہ خاموشی سے لیٹ گیا۔ اور پھر میں نے دیکھا۔ کہ وہ ایک ایسی چیز بن گیا ہے جیسے جھلی ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ

اژدھا پانی ہو کر بہہ گیا

اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ دیکھا دعا کا کیا اثر ہوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بے شک یہ فرمایا تھا کہ لایدان لاحد بقتالھما (مجھے اس وقت نہیں یاد کہ حدیث میں ھم ہے یا ھما ہے۔ لیکن رویا میں میں نے ھما ہی کہا ہے۔ اس لئے رویاء کے الفاظ ہی لکھے گئے ہیں) مگر آپ کا مفہوم یہ تھا کہ کوئی طاقت دنیوی طاقتوں میں سے ان کا مقابلہ نہیں کر سکے گی اور اگر کوئی چاہے گا کہ اپنے ہاتھوں کے زور سے ان کو ہٹا دے۔ تو یہ ناممکن ہوگا۔ آپ نے اس میں کہیں بھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ دعا سے بھی یہ فتنہ فرو نہیں ہوگا۔ چنانچہ دیکھو جب میں نے اپنے ہاتھ اس کے مقابلہ کی غرض سے اس کی طرف بڑھانے کے بجائے خدا تعالےٰ کی طرف بڑھائے تو یہ پانی ہو کر بہہ گیا۔ اس رویاء کے ماتحت میں سمجھتا ہوں کہ

ممکن ہے یہ جنگ ہندوستان کے اندر بھی آجائے

خوابیں چونکہ تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ اس لئے یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی یہی تعبیر ہے۔ لیکن ممکن ہے اس کی یہی تعبیر ہو۔ اور اگر ایسا ہی ہوا تو یہ امر کوئی بعید نہیں۔ کہ جنگ کے شعلے ہندوستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں۔ ہماری جگہ تک اس اژدھا کے پہونچنے کے یہی معنے ہیں۔ کہ وہ جنگ ہندوستان میں آجائے۔ یا اس کے اثرات ہندوستان کے لوگوں تک بھی پہونچیں۔ گویا دونوں طرح ہندوستان اس میں شریک ہو سکتا ہے۔ اس رنگ میں بھی کہ یہ جنگ ہندوستان میں آجائے۔ اور اس رنگ میں بھی کہ اس جنگ کے اثرات اتنے وسیع ہو جائیں۔ کہ ہندوستان کے بھی لاکھوں لوگ اس

جنگ کی وجہ سے زخم خوردہ

ہو جائیں۔ اور وہ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہیں۔

پھر گذشتہ سال کی مجلس شوریٰ کے موقعہ پر میں نے اپنا ایک رویا بیان کیا تھا۔ کہ ہم ایک کشتی میں بیٹھے ہیں۔ جو سمندر میں ہے۔ اور سمندر بہت وسیع ہے۔ ایک طرف برطانوی علاقہ ہے۔ اور سمندر کے دوسری جہت میں ایک دشمن کا علاقہ ہے۔ اتنے میں یکدم شور اٹھا اور گولہ باری کی آواز آنے لگی۔ اور اتنی کثرت اور شدت سے گولہ باری ہوئی۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ گویا ایک گولے اور دوسرے گولے کے چلنے میں کوئی فرق نہیں اسی اثنا میں میں نے محسوس کیا۔ کہ ہم پانی کے نیچے ہیں۔ اور گویا

طوفان نوح کی طرح دنیا پانی میں غرق ہو گئی ہے

لیکن آخر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم بچ گئے ہیں۔ یہ خواب تفصیل کے ساتھ مجلس شوریٰ کی رپورٹ میں چھپ چکی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ یہ لڑائی معمولی نہیں۔ اور اس کے اثرات بہت وسیع پیدا ہوں گے۔ پس جماعت احمدیہ کو ان حالات میں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام اور احمدیت اور ہندوستان کا کس امر میں فائدہ ہے۔ اور دوسرے ہندوستانیوں کو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان اور ہندوستان والوں کا کس امر میں فائدہ ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ایک ہندوستانی ہونے کی حیثیت میں بھی

یقیناً انگریزوں کی فتح مفید ہے

اور اگر ہم اسلام اور احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے دیکھیں۔ اور ہم غور کریں۔ کہ کس کے جیتنے میں احمدیت کا فائدہ ہے۔ تو اس صورت میں بھی یقیناً یہی نظر آئے گا۔

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک
ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے۔ دیکھئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ انگریزوں کی فتح اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ہے۔ مگر نوجوانوں کی ذہنیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ تھوڑے ہی دن ہوئے میں سیر کے لئے باہر نکلا۔ تو ایک نوجوان میرے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اس کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ اور اس نے آتے ہی مجھے کہا۔ حضور پولینڈ میں روس داخل ہو گیا ہے۔ میں نے اس وقت مسکرا کر کہا۔ کہ مجھے تو ویسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کے ساتھ آپ کی بھی پتی ہے (پتی پنجاب میں حصہ کو کہتے ہیں) پھر تھوڑے سے وقفہ کے بعد میں نے انہیں سمجھایا۔ اور کہا کہ میرے لئے یہ کیسے تعجب کی بات ہو گی۔ اگر ہمارا کوئی شدید دشمن منارۃ المسیح کے نیچے کھڑا ہو۔ اور ایک احمدی یہ کہے کہ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر یہ منارہ گر جائے۔ اور یہ دشمن اس کے نیچے دب کر مر جائے۔ میں نے کہا کیا آپ ایسے احمدی کی خواہش کو معقول کہیں گے۔ اگر نہیں تو پھر غور کریں اس وقت ایک طرف اسلام اور احمدیت کی اشاعت کا سوال ہے۔ ایک طرف اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کا مسئلہ ہے اور دوسری طرف یہ بات ہے کہ حکومت کے بعض حکام نے ہمیں دکھ دیا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ انہیں سزا ملے اب کیا ان دونوں باتوں کا موازنہ کرتے ہوئے کوئی شخص بھی یہ کہنے کے لئے تیار ہے کہ اسلام کی تبلیغ بے شک رک جائے احمدیت کی اشاعت بے شک بند ہو جائے دین کو پھیلانے کی راہ میں جو آسانشیں ہیں وہ بے شک جاتی رہیں۔ مگر کسی طرح میرے دل کا کینہ پورا ہو جائے۔ بے شک جیسا کہ میں نے گذشتہ خطبہ میں بیان کیا تھا (گو زبانی میں نے نہیں کہا مگر خطبہ کی اصلاح کرتے وقت میں نے بڑھا دیا تھا) مقامی حکومت کے ساتھ ہر مخلص احمدی کی اس وقت تک جنگ جاری رہے گی۔ جب تک ان حکام کو جو ان شرارتوں کے بانی تھے سزا نہ ملے گی۔ اور قادیان کو ہمارے

مذہبی مرکز کی حیثیت

سے حکومت تسلیم نہ کرے گی۔ اور موجودہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد ممکن ہے ہم اپنے اس حق کا پھر حکومت سے مطالبہ کرنا شروع کر دیں۔ لیکن مقامی حکومت کے بعض افسروں سے ہماری وہ جنگ ایسی ہی تھی جیسے گھر میں دو آدمی آپس میں لڑ پڑیں۔ بھائی بھائی بھی بعض دفعہ آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ مگر جب کوئی غیر آ جاتے۔ تو پھر انہیں اپنی لڑائی بھول جاتی ہے۔ اور وہ متحد ہو کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اس وقت بھی حکومت انگریزی کو ایک بہت بڑی مہم درپیش ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس معاملہ میں حکومت کی امداد کریں۔ کیونکہ اس حکومت کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ وابستہ ہے۔ اور اگر یہ حکومت جاتی رہی۔ تو یہ تمام فوائد بھی ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے ہمارا یہ

پچاس سالہ تجربہ

ہے۔ کہ دنیوی حکومتوں میں سے سب سے بہتر حکومت برطانیہ ہے۔ دوسرے نمبر پر ہالینڈ کی حکومت ہے۔ کیونکہ ہم نے جاوا اور سماٹرا میں تبلیغ کی۔ اور ہم نے دیکھا کہ وہ لوگ ہماری راہ میں روک نہیں بنے بلکہ انہوں نے ہمارے مبلغوں کے ساتھ انصاف کی حد تک تعاون کیا۔ اور ان دونوں سے اتر کر بعض اور حکومتیں بھی ہیں۔ جن میں یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ بھی شامل ہے۔ گو حکومت امریکہ بعض دفعہ ہمارے مبلغوں کو اپنے ملک میں داخل ہونے سے روکتی بھی رہی ہے۔ چنانچہ تحریک جدید کے ماتحت ہمارا ایک مبلغ یہاں سے امریکہ گیا۔ تو انہوں نے اُسے اپنے ملک سے نکال دیا۔ محض اس لئے۔ کہ وہ ایک ایسے مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ جس میں ایک وقت میں دو عورتوں سے شادیاں کرنا جائز ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس سے سوال کیا۔ کہ تم یہاں دوسری شادی کی کسی کو اجازت دو گے یا نہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ کیونکہ ہماری تعلیم یہ ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت رہیں۔ اس کے احکام کی اطاعت کریں۔ جب یہاں کی حکومت دو شادیاں جائز نہیں سمجھتی۔ تو میں بھی کسی کو دوسری شادی کی اجازت نہیں دوں گا۔ انہوں نے کہا اچھا یہ بتاؤ۔ تم اسے جائز سمجھتے ہو یا نہیں۔ وہ کہنے لگا ہماری تعلیم یہ ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت رہو اس کی پوری پوری اطاعت کرو۔ اس تعلیم کے ماتحت میں اس جگہ اسے جائز نہیں سمجھوں گا۔ وہ کہنے لگے یہاں کا سوال جانے دو۔ تم باہر کے کسی ملک میں دو شادیاں جائز سمجھتے ہو یا نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ یہ تو میرے مذہب کی تعلیم ہے۔ میں اسے ناجائز کس طرح سمجھ سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ تو پھر تم یہاں نہیں آ سکتے۔ حالانکہ انہیں صرف اپنے ملک سے غرض تھی نہ کہ دوسرے ملکوں سے۔ سیاست کا تعلق صرف اسی حد تک ہے۔ کہ امریکہ والے کہیں۔ کہ جو ہمارے ملک میں آتا ہے۔ وہ نہ خود دوسری شادی کرے۔ اور نہ اوروں کو دو شادیاں کرنے کی تلقین کرے مگر یہ انہیں کہاں سے اختیار حاصل ہو گیا۔ کہ وہ یہ مطالبہ کریں۔ کہ دوسرے ملکوں میں رہ کر بھی تم اسی قانون کے پابند رہو۔ جو امریکہ میں جاری ہے۔ حتٰی کہ انہوں نے اس کے سامنے قرآن کھول کر رکھ دیا اور مثنیٰ و ثلٰث والی آیت پر ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھا۔ کہ تم اس آیت کو مانتے ہو یا نہیں۔ اس نے کہا میں اسے مانتا ہوں۔ وہ کہنے لگے پھر تمہیں اس ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یہ اس ملک کا حال ہے جو آزادی مذہب میں انگریزوں سے بھی زیادہ

روادارانہ جذبات رکھنے کا مدعی

ہے۔ اس کے بعد بے شک وہ یہ دعوے کرتے رہیں۔ مگر ہم انہیں یہی کہیں گے کہ تم بے شک آزادی مذہب کے اصول کے قائل ہو۔ مگر انگریزوں سے کم اور ہم یہ رائے اس وقت تک رکھنے پر مجبور رہیں جب تک تم ان قواعد کو نہ بدل دو۔ جو اس قدر تنگ دلی اور تنگ نظری پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ والوں کے ممنون احسان بھی ہیں۔ کہ انہوں نے ہمارے بعض پرانے مبلغوں کو اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرزمین امریکہ میں نہائت جوشیلے احمدی موجود ہیں۔ وہ چندے بھی دیتے ہیں۔ وہ تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ اور سلسلہ کے کاموں میں بڑے اخلاص سے حصہ لیتے ہیں۔ غرض وہ اسلام کی نہائت خدمت کرنے والی

مخلص اور جوشیلی جماعت

ہے۔

پس یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کا دوسرے بہت سے ممالک سے اچھا نمونہ ہے مگر پھر بھی جب تک وہ اس قسم کی تنگدلی کو دور نہیں کرے گی۔ ہم اس بات پر مجبور ہیں۔ کہ انہیں انگریزوں سے کم روادار قرار دیں۔

دوسرے نمبر پر

ہالینڈ کی حکومت

ہے۔ سماٹرا اور جاوا میں بیسیوں جگہ احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔

درخواست دُعاء

چوہدری عطاء اللہ خان باجوہ بی۔اے آئی۔ اے۔ سی کے مقابلہ کے امتحان میں ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو شامل ہو کر امتحان دے گا۔ تمام احباب جماعت و ناظرین الفضل سے التجا ہے۔ کہ توجہ سے دعاء فرمائیں۔ خداوند تعالیٰ عزیز مذکور کو مقابلہ میں کامیاب کرے۔ آمین

غلام سرور منصور منزل اوکاڑہ

اور حکومت کے افسران کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے دو قونصل مجھے ملنے کے لئے قادیان بھی آئے تھے۔ اور انہوں نے مجھے کہا تھا کہ چونکہ آپ کی جماعت کے کئی لوگ ہمارے ملک میں آباد ہیں اس لئے ہم نے چاہا کہ جماعت کے مرکز کو بھی دیکھ لیا جائے۔ ان میں سے ایک کو تو خصوصیت سے حکومت ہالینڈ نے یہاں بھیجا تھا۔ تاکہ وہ مرکز کے متعلق براہ راست واقفیت حاصل کرے۔ غرض یہ دو حکومتیں تو صاف طور پر نظر آتی ہیں۔ باقی حکومتوں کا یہ حال ہے۔ کہ ان کے ملک میں ہمارا مبلغ چار مہینے رہتا ہے تو وہ اسے پکڑ کر باہر نکال دیتی ہیں۔ پھر وہ اگلی حکومت کے علاقہ میں جاتا ہے اور وہاں سے وہ چار ماہ کے بعد اسے نکلنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ پھر وہ اگلی حکومت میں جاتا ہے اور وہاں بھی اسے یہی کہا جاتا ہے کہ نکل جاؤ ہمارے ملک سے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ دنیا میں ان قوموں کی حکومت ہو جو احمدی مبلغین کو کان پکڑ پکڑ کر اپنے ملک سے باہر نکال دیں اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کا دروازہ بند ہو جائے۔ صرف اس لئے کہ بعض انگریزوں نے ظلم کئے اور تم چاہتے ہو کہ اس ظلم کی انہیں سزا ملے۔ میں جیسا کہ بتا چکا ہوں۔ جب امن کا وقت ہوگا اور ایسے مقابلہ کی ضرورت پیش آئے گی۔ میں یقیناً جماعت سے مطالبہ کروں گا۔ کہ جو مظالم اس پر ہوتے رہتے ہیں ان کو یاد کرتے ہوئے وہ ان حکام کو سزا دلوائے جو ان شرارتوں کے بانی تھے۔ مگر جب پھر کوئی خطرے کا وقت آیا تو میں کہوں گا کہ

حکومت کی مدد کرو

کیونکہ تبلیغ ذاتی جذبات مادی نقصانات اور زبانی ہتک سے بہت زیادہ قیمتی ہے۔ ایک شخص ہم سے آپ آپ کہہ کر گفتگو کرے مگر ہمیں تبلیغ کرنے کی اجازت نہ دے اور دوسرا ہمیں مارے پیٹے اور گالی گلوچ دے مگر تبلیغ کی اجازت دے تو میں تو یہی کہوں گا کہ جو شخص ہمیں مارتا ہے وہ زیادہ اچھا ہے۔ بہ نسبت اس کے جو ہمیں آپ آپ کہتا ہے مگر تبلیغ سے روکتا ہے۔ میرے قلبی جذبات اس بارے میں جو کچھ ہیں ان کا اظہار میں نے ایک شعر میں کیا ہوا ہے جب یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں داخل ہونے سے مفتی محمد صادق صاحب کو روکا گیا تو اس وقت میں نے ایک نظم کہی جس کا ایک شعر یہ ہے کہ ؎

اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

پس یہ مظالم تو حقیر چیزیں ہیں۔ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ اس زندگی سے موت بہتر ہے جس میں انسان کو اللہ تعالےٰ کا نام چھپانا پڑے اور میں تو چاہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی ایسا نظام فائق ہونے والا ہو جس میں تبلیغ کے راستہ میں یقینی طور پر روکیں واقع ہو جاتی ہوں تو اس دن کے آنے سے پہلے پہلے ہر احمدی مر جائے تاکہ وہ اللہ تعالےٰ سے کہہ سکے کہ اے میرے خدا جب تک میں زندہ رہا۔

میں نے تیرے نام کو نہیں چھپایا

میری موت کے بعد اگر کوئی ایسی روکیں تیرے نام کی بلندی میں حائل ہو گئی ہیں تو مجھے ان کا علم نہیں۔

پس یہ دن ایسے نہیں ہیں۔ کہ ہم دوسری قسم کے جذبات کی رَو میں اپنے آپ کو بہلائے چلے جاتیں۔ میرے نزدیک ہر وہ احمدی جو آج حکومت برطانیہ کے ساتھ تعاون کرنے میں تنگی محسوس کرتا ہے یا تو اس کی عقل میں فتور ہے یا اس کے دین میں فتور ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ تم ان مظالم کو بھول جاؤ

وہ چیزیں موجود ہیں اور جب جنگ ختم ہوگی۔ تو پھر ان کے متعلق سوال اٹھا دیا جائے گا۔ لیکن جب اس سے بہت زیادہ اہم معاملہ اور ایک ہیبتناک خطرہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ تو ہمیں یقیناً اپنے تمام سابقہ اختلافات کو بھول جانا چاہیئے اور میرے نزدیک اگر کوئی احمدی ان باتوں کو دیکھنے کے باوجود پھر بھی اپنے دل میں قبض محسوس کرتا اور حکومت برطانیہ

ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ واقع لال کنواں دہلی کی قابل نازش ادویہ

استعمال کے بعد تجربہ ہمارے اشتہار کی صحت کا صحیح اور صادق گواہ ہوگا!

حب جواہرات عنبری یہ وہ دوا ہے جو مایوس العلاج مریضوں کے لئے بھی مسیحائی کا اثر رکھتی ہے۔ ایک صاحب نے اسے استعمال کرنے کے بعد لکھا تھا۔ "میں پہلے زندہ رہنے کا حق نہ رکھتا تھا مگر اب اس کے استعمال سے زندہ رہنے کے قابل ہو گیا ہوں" یہ گولیاں خصوصیت سے حرارت غریزی بڑھاتی ہیں۔ تمام اعضاء رئیسہ یعنی دل دماغ معدہ جگر اور گردوں وغیرہ کو نمایاں طاقت بخشتی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ پانچ بجے شام ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائیں یہ حب برداشت مقوی و مرغن غذائیں استعمال کریں قیمت چالیس گولی پانچ روپے

لبوب کبیر یہ لبوب اعلےٰ درجہ کا مقوی اعصاب و گردوں کے ناقص فعل کی اصلاح کے لئے خاص مرکب ہے۔ خون بکثرت پیدا کرتا ہے اور بدن کو فربہ و موٹا تازہ بناتا ہے۔ قیمت فی تولہ تین آنے۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ دودھ کے ہمراہ روزانہ استعمال کریں۔

اولاد نرینہ واقعات شاہد ہیں۔ کہ حکماء کی تجویز کی ہوئی ادویہ کے ذریعہ لڑکے کی پیدائش یقینی امر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دواخانہ ہذا نے انہیں نذریں کلیات کے ماتحت یہ ایک ایسی دوا تیار کی ہے۔ کہ حسب ہدایات اس کے استعمال کرنے سے لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ ترکیب استعمال۔ اس دوا کی ایک خوراک حمل قرار پاتے ہی حاملہ کو کھلا دینی چاہیئے۔ اور اسی حساب سے آٹھ خوراکیں ہر ماہ کے اختتام پر استعمال کی جائیں گی قیمت مکمل خوراک دس روپے (مع نسخہ)

سرمہ بے نظیر یہ بے نظیر سرمہ آنکھوں کی حفاظت اور ان کی بیماریوں کو دور کرنے میں ایک لاثانی چیز ہے۔ گکرے۔ جالا پھولا۔ دھند۔ ضعف بصارت ڈھلکہ اور آنکھوں کی خارش کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔

ملنے کا پتہ:- ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مدد سے گریز کرتا ہے۔ تو اس کے متعلق میں یہی سمجھوں گا۔ کہ یا تو اس کی عقل میں فتور ہے۔ اور یا اس کے دین میں فتور ہے۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ

آنے والے واقعات کی طرف اشارہ

کیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے مجھے متعدد بار متعدد رویاء اور کشوف کے ذریعہ ان حالات کی خبر دی ہوئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے بھی تمام باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ تم اس بات کو معمولی نہ سمجھو بلکہ یقیناً یاد رکھو کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بارہا بتایا دنیا میں ایسی ایسی آفات آنے والی ہیں کہ وہ

قیامت کا نمونہ

ہوں گی۔ اور بسا اوقات ان آفات کو دیکھ کر انسان یہ خیال کرے گا۔ کہ اب دنیا میں شاید کوئی انسان بھی باقی نہیں رہے گا۔ ایسے نازک موقع پر اپنی ذمہ واریوں کو سمجھنا اور قربانیوں کو کمال تک پہنچانا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ جب ہماری جماعت اپنی قربانی کو کمال تک پہنچا دے گی۔ اور اپنی ذمہ واریوں سے پوری طرح عہدہ برآ ہو جائے گی۔ تو اللہ تعالےٰ کی نصرت اور اس کی مدد بھی اس کے شامل حال ہو گی۔

پس میں

جماعت کو توجہ

دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذہنی اصلاح کرے جیسا کہ اس نے اپنی ظاہری اصلاح کی ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر کسی شخص کے دل میں اس قسم کے خیالات پیدا ہو جائیں۔ تو ان کے نتیجہ میں ایمان بھی کمزور ہو جاتا ہے کم از کم اس معاملہ میں ہماری جماعت کی مثال من چہ سرایم و طنبورہ من چہ سرائد والی نہیں ہونی چاہیئے۔ کسی حنفی کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ سید عبد القادر صاحب جیلانی کی قبر کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھنا جائز سمجھتا تھا۔ کسی نے اسے کہا کہ سید عبد القادر صاحب جیلانی تو حنفی نہیں تھے۔ وہ تو حنبلی تھے۔ وہ کہنے لگا

حضرت ان کا مذہب اور میرا مذہب اور تو یہ مقام کوئی خوشکن مقام نہیں۔ کہ تمہارا طریق اور ہو۔ اور میرا طریق اور۔ باقی اللہ تعالےٰ سے دعائیں بھی کرو۔ کہ وہ اس عظیم الشان بلا سے ہماری جماعت کو محفوظ رکھے۔ اللہ تعالےٰ نے جیسا کہ رویاء میں

لایدان لاحد بقتالھما کا نکتہ مجھ پر کھولا۔ حقیقت یہی ہے کہ ہمارے اندر یہ طاقت تو نہیں کہ ہم آمنے سامنے ہو کر ان کا مقابلہ کریں۔ لیکن

خدا کی طرف ہم اپنے ہاتھوں کو بلند کر سکتے ہیں

اور یقیناً اگر ہم اس سے دعائیں کریں۔ تو وہ ہماری سنیگا اور ہماری تائید کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کر دے گا۔ پس یہ جو آفتیں آنے والی ہیں۔ ان پر اصل غلبہ دعا کے ذریعہ ہی ہو گا۔ اور کیا تعجب ہے۔ کہ اس جنگ میں ایک وقت ایسا آ جائے جب کہ

اتحادی ہم سے دعا کی درخواست کریں

اور جیسا کہ رویاء بتاتی ہے۔ اگر وہ اخلاص سے اس طرف توجہ کریں تو خدا تعالےٰ میری دعا کی برکت سے یہ مصیبت ان سے دور کر دے گا۔ لیکن ابھی ان کے دماغ اس مقام پر نہیں آئے کہ وہ اس حقیقت کو سمجھیں۔ بلکہ اس وقت اگر کسی انگریز کے سامنے میری اس تقریر کا یہ حصہ رکھ دیا جائے تو وہ کہے گا۔ کہ یہ کوئی پاگل ہے۔ جو پاگل خانے سے چھوٹ کر آیا ہے۔ کیا ہماری حفاظت کے لئے ہمارے پاس توپ خانے اور بحری بیڑے اور ہوائی جہاز اور بڑے بڑے اسلحہ موجود نہیں اور اگر ان ہتھیاروں کے باوجود ہمیں فتح حاصل نہ ہو تو اس کی دعا سے کس طرح فتح حاصل ہو سکتی ہے

مگر جب مصائب آتے ہیں۔ تو اس وقت ذہن خود بخود ان باتوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پس کیا تعجب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ

اسلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان

اس طرح دکھا دے کہ جب ان کی مصیبتیں بڑھ جائیں اور انہیں ان کا کوئی علاج نظر نہ آئے تو وہ جماعت احمدیہ اور اس کے امام سے کہیں کہ آپ ہماری اس مصیبت کے دور ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کریں اور جب ہم اس درخواست کے بعد دعا کریں گے۔ تو میں اللہ تعالےٰ پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وعدوں کے مطابق جو اس نے ذاتی طور پر مجھ سے کئے اور ان وعدوں کے مطابق جو اس نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے متعلق کئے وہ میری دعا کو سن لے گا۔ اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کے لئے ایک زندہ نشان دکھا دے گا انشاء اللہ بفضلہ و رحمتہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشخبری

۴۰ سال کے عرصہ سے اصلی ممیرا مصدقہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ و حکیم مولوی قطب الدین صاحب قیمت بجائے دس روپیہ فی تولہ کے پانچ روپیہ فی چھٹانک۔ ضرورت مند خرید کریں۔ سرمہ ممیرا قیمت فی تولہ دو روپیہ۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی قادیان۔ پنجاب

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا

بیوٹرین رجسٹرڈ

دونوں میں دل کو لبھانے والی مستقل خوشبو ہے

کریم

کیل چھائیاں مہاسے سیاہ داغ پھنسیوں اور خارش کا مکمل اور زود اثر علاج ہے۔ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب کی منظور کی ہوئی ہے فی شیشی پندرہ آنے ۱۵/

سنو

جلد کی نزاکت اور چہرے کی ملاحت کو دھوپ اور ہوا کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتی ہے سائنس کے اصول سے آکسیجن بذریعہ مشینری شامل کی گئی ہے۔ فی شیشی بارہ آنے ۱۲/

سول ایجنٹ برائے قادیان سلطان برادرز

تیار کردہ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر پنجاب

ہر شہر کے اچھے جنرل مرچنٹ کیمسٹ بیچتے ہیں